ادبیات:۔

غزل

ازجناب حرمتہ الاکرام ایم۔ اے

حسنِ ظاہر سے پھسلتی ہے نظر ورنہ پھولوں میں بھی ملتے ہیں شرر
لوٹ کر کون و مکاں سے اکثر اپنے پیکر سے اُلجھتی ہے نظر
زندگی! وقت سے آگے بڑھ کر پیچ و خم سے کبھی اپنے بھی گذر
میں نے خود کھوئی ہے اپنی منزل کس سے پوچھوں! مجھے جانا ہے کدھر
سفرِ غم میں یہ مہلت کس کو؟ دیکھتا کون کسی کو مڑ کر
اس طرح خواب کی تعبیر نہ ڈھونڈھ دیکھ! لمحوں کے بدلتے تیور
انقلاب اور کوئی کب ہوگا ناز اندھیروں کے اُٹھاتی ہے سحر
قافلے ڈھونڈھ رہے ہیں کس کو؟ جا کے ٹھہری ہے ستاروں پہ نظر
دشتِ وحشت میں بھی اڑنے لگی گرد کون ہو۔ کس کے لئے خاک بسر؟
ہم خدا کہہ کے جسے پوج سکیں اے چٹانو! کوئی ایسا پتھر
ایک اک کر کے بجھے سارے چراغ روشنی دیتے ہیں جلتے ہوئے گھر
میرا غم اتنا تنک ظرف نہیں مجھ کو دکھلاؤ نہ شبنم کے گھر
تازہ کرتے چلو احساسِ حیات
بھر لو زہراب سے حرمتؔ ساغر